41734-حج وغیرہ کے سفری آداب

سوال

کیا سفر کے کوئی خاص آداب ہیں جن کا مسافر کو خیال رکھنا چاہیے اور خاص کر حج کے سفر میں ؟

پسندیدہ جواب

مسافر کے آداب بہت زیادہ ہیں، اور علماء کرام نے انہیں جمع کرنے کی کوشش کی ہے، اور ان علماء کرام میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنی کتاب "المجموع" میں یہ آداب بہت اچھے طریقہ سے جمع کرتے ہوئے ان میں سے باسٹھ آداب ذکر کیے ہیں جن میں سے بعض آداب کو ذیل میں اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، لیکن جو شخص تفصیلی آداب معلوم کرنا چاہے وہ امام نووی کی کتاب "المجموع" میں تفصیلی کلام کا مطالعہ کر سکتا ہے :

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"سفر کے آداب کے متعلق باب"

یہ باب بہت ہی زیادہ اہم ہے، جس کی بار بار ضرورت پیش آتی رہتی ہے اور اس کے اہتمام کی تاکید اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے .

یہاں مختصر آداب کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے :

1- جب سفر کرنا چاہے تو اس کے لیے دینی طور پر با اعتماد شخص اور اس وقت سفر کرنے میں سفری علم میں تجربہ کار شخص سے مشورہ کرنا مستحب ہے، اور مشورہ دینے والے شخص پر واجب ہوتا ہے کہ وہ مشورہ طلب کرنے والے شخص کے ساتھ خیر خواہی کرے اور اسے سچی نصیحت کرتا ہوا خواہشات وغیرہ سے پرہیز کرے .

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور معاملہ میں ان کے ساتھ مشورہ کرو}.

اور بہت ساری احادیث میں ملتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے معاملات میں ان کے ساتھ مشورہ کیا کرتے تھے .

2- جب اس نے سفر کرنے کا عزم کر لیا ہو تو وہ اللہ تعالی کے ساتھ استخارہ کرے اور فرضی نماز کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کر کے استخارہ کی دعاء کرے .

3- جب اس کا عزم حج یا جہاد یا کسی اور سفر کے لیے پختہ ہو جائے اور اس پر ٹھر جائے تو اسے سب معاصی اور گناہوں اور مکروہات سے توبہ کرنی چاہیے، اور مخلوق کے ساتھ جتنے بھی ظلم وستم کیے ہوں ان سے بری الذمہ ہونے کے لیے ان حقوق کو ادا کرنا چاہیے، جتنا بھی ممکن ہو سکے قرض وغیرہ ادا کر دے، اور اس کے پاس جو امانتیں رکھی ہیں وہ مالکوں کو واپس پہنچائے، اور جس کے بھی اس کے ساتھ معاملات ہیں اس کے ساتھ معاملہ نپٹاتے ہوئے ختم کرے، اور اپنی وصیت لکھ کر اس پر گواہ بنائے اور جو حقوق اور قرض ادا نہیں کر سکا ان کا کسی کو وکیل بنا دے تاکہ وہ اس کی جانب سے ادائیگی کر دے، اور اپنے اہل وعیال اور جن کا نان ونفقہ اس کے ذمہ ہے ان کے لیے واپس پلٹنے تک خرچ چھوڑ کر جائے .

4–اپنے والدین اور ہر اس شخص کو راضی کرے جس کی اطاعت اور فرمانبرداری وصلہ رحمی اس کے ذمہ ہے .

5–جب حج یا جھاد وغیرہ کے لیے سفر کرے تو اس کے پاس زاد راہ حلال کمائی کا ہونا چاہیے ، جو کہ خالصتا شبہ وغیرہ سے محفوظ ہو ، اور اگر اس نے اس کی مخالفت کی اور غصب کردہ مال کے ساتھ حج یا جھاد کیا تو وہ نافرمانی کا مرتکب ہوا ، اور ظاہری طور پر تو اس کا حج اور جھاد صحیح ہے لیکن اس کا حج مبرور نہیں ہوا .

6–حج وغیرہ کے سفر میں مسافر کے لیے مستحب ہے کہ وہ زاد راہ زیادہ سے زیادہ اپنے ساتھ لے تا کہ وہ ضرورتمندوں کی بھی مدد کر سکے ، اور اس کا یہ زادہ راہ پاکیزہ اور حلال ہو :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے پاکیزہ اور اس میں سے جو ہم نے زمین سے تمہارے لیے پیدا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو ، اور خراب اور گندی چیز خرچ کرنے کا قصد اور ارادہ مت کرو}.

یہاں طیب اور پاکیزہ سے مراد جید اور اچھی چیز ہے ، اور خبیث سے ردی اور خراب چیز مراد ہے ، اور جو وہ خرچ کر رہا ہے اسے دلی خوشی کے ساتھ خرچ کرنا چاہیے تا کہ وہ قبول ہو کیونکہ یہ قبولیت کے زیادہ قریب ہے .

7–جب حج یا جھاد کے سفر کا ارادہ کرے تو اس کو ان کی کیفیت کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے کیونکہ یہ اس کے لیے ضروری چیز ہے ؛ کیونکہ جو عبادت کا طریقہ نہیں جانتا اس کی عبادت صحیح نہیں ہوگی ، اور حج پر جانے والے شخص کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنے ساتھ ایسی کتاب رکھے جس میں حج کو مکمل تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہو اور میں مقاصد حج بیان ہوں اور اسے اس کتاب کا مطالعہ کرتے رہنے چاہیے ، اور وہ سارا راستہ اس کتاب کا مطالعہ بار بار کرے تا کہ اسے اچھی طرح یاد ہو جائے .

اور عامۃ الناس میں سے جس نے بھی اس میں کمی و کوتاہی کی اور کتاب نہ رکھی اور نہ ہی حج کا طریقہ سیکھا تو خدشہ ہے کہ اس کے ارکان میں سے ایک رکن کی شرط میں خلل کی بنا پر اس کا حج صحیح نہ ہو ، اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ مکہ کے عام لوگوں کی تقلید کرتے ہوئے اسی طرح اعمال حج کریں اور ان کا یہ خیال ہو کہ مکہ والے بالکل صحیح طرح حج کے اعمال جانتے ہیں اور وہ ان سے دھوکہ کھا جائے ، جو کہ ایک فحش غلطی ہے .

اور اسی طرح غزوہ اور جھاد وغیرہ کرنے والے شخص کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس موضوع میں اپنے ساتھ کتاب رکھے جو اس کی ضروری مضامین پر مشتمل ہوں ، اور جھاد کرنے والا شخص میدان جنگ میں پیش آنے والے امور اور اذکار وغیرہ جان سکے ، اور اسے علم ہو سکے کہ دھوکہ دینا ، عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا حرام ہے .

اور تجارتی سفر کرنے والے مسافر کو خرید و فروخت کے متعلقہ مسائل کی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے کہ اس کے لیے کونسی اشیاء کی خرید و فروخت حلال ہے اور کیا حرام ہے ، کس سے خرید و فروخت باطل ہوتی ہے اور کس سے صحیح . . .

8–اسے سفر میں کوئی ایسا رفیق سفر تلاش کرنا مستحب ہے جو خیر و بھلائی پسند کرنے والا ہو اور شر سے دور بھاگے ، اور اگر وہ بھول جائے تو رفیق سفر اسے یاد دہانی کرائے ، اور اگر اسے یاد ہو تو اس میں رفیق سفر اس کی معاونت کرے ، اور اگر اس کے ساتھ ساتھ اسے کوئی عالم دین رفیق سفر میسر ہو جائے تو اسے اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیے ، کیونکہ وہ اپنے علم اور عمل کی بنا پر اسے ہر برے کام سے منع کرے گا ، مثلا برے اخلاق ، اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے ، اور اخلاق فاضلہ اپنانے میں اس کا مدد و معاون ثابت ہو گا اور اسے اس پر ابھارے گا .

پھر اسے چاہیے کہ وہ اپنے رفیق سفر کو پورے سفر میں راضی رکھے اور دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے ساتھ صبر و تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہیے ، اور وہ یہ سمجھے کہ اس کے ساتھ کو اس پر فضیلت حاصل ہے اور اسے حرمت حاصل ہے ، اور بعض اوقات تھوڑی بہت بات پیش آ جانے پر اسے صبر کرنا چاہیے .

9–اس کے اپنے اہل وعیال اور دوست واحباب کوالوداع کہنا مستحب ہے، اور وہ اسے الوادع کریں اور ہر ایک دوسرے کو یہ دعاء دے :

"استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک"

میں تیرے دین، تیري امانت اور تیرے اعمال کے خاتموں کواللہ کے سپرد کرتا ہوں.

اور مقیم شخص مسافر کویہ دعا دے :

"زودک اللہ التقوی وغفر لک ذنبک ویسر الخیر لک حیثما کنت"

اللہ تعالی تجھے تقوی کے زادراہ سے نوازے اور تیرے گناہ بخشے اور جہاں بھی تم ہو تمہارے لیے خیر وبھلائی کو آسان بنائے.

10–جب وہ اپنے گھر سے نکلے تومندرجہ ذیل دعاء پڑھنی سنت ہے :

"بِاسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إلا بِاللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ"

اللہ تعالی کے نام سے، میں نے اللہ تعالی پر توکل کیا، اللہ تعالی کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے نہ کچھ کرنے کی، اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں گمراہ ہوجاؤں یا مجھے کوئی گمراہ کردے، یا میں پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، یا میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جاہل بنوں یا مجھے کوئی جاہل بنا دے.

11–جب وہ گھر سے نکلے اور سواری پر سوار ہونا چاہے تو بسم اللہ کہہ کر اس کے لیے یہ دعاء پڑھنی سنت ہے :

"الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ"

اس اللہ کی تسبیح ہے جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کردیا، ہم اسے باندھ نہیں سکتے تھے، اور یقینا ہم اللہ کی طرف لوٹنے والے ہیں.

پھر وہ تین بار الحمد للہ، اور تین بار اللہ اکبر کہے، اور یہ دعا پڑھے :

"سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلا أَنْتَ"

اے اللہ تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں.

اور پھر یہ دعاء پڑھے :

"اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا, وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ, اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ, وَالْخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ, وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ, وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالأَهْلِ"

اے اللہ ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقوی کا سوال کرتے ہیں اور ہمیں وہ عمل کرنے کی توفیق دے جن سے تو راضی ہوتا ہے، اے اللہ ہم پر اس سفر کو آسان بنا دے، اور اس کی دوری ہم سے لپیٹ دے، اے اللہ ہمارے سفر میں تو ہمارا رفیق سفر ہے، اور اہل وعیال میں ہمارا نگہبان ہے، اے اللہ میں سفر کی تنگیوں اور برے مناظر اور مال اور اہل و

عیال میں ناکام لوٹنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں.

اور جب وہ سفر سے واپس پلٹے تو اس دعا کے ساتھ ان الفاظ کا اضافہ کرے :

"آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ"

ہم واپس لوٹنے والے ، توبہ کرنے والے اور عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں.

مقرنین کا معنی طاقت نہ رکھنا ہے ، اور الوعثاء کا معنی سختی اور تنگی اور کآبۃ خوف وغیرہ سے نفس میں تغیر وتبدل ہے. اور المنقلب ، واپس پلٹنے کو کہتے ہیں.

12–اکیلے سفر کی بجائے کچھ لوگوں کی جماعت کے ساتھ سفر کرنا مستحب ہے ، کیونکہ حدیث میں ہے :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر لوگوں کو اس کا علم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو اکیلا آدمی رات کو سفر ہی نہ کرے"

صحیح بخاری.

13–سفر میں جانے والوں کے مستحب ہے کہ وہ اپنے میں ایک شخص جو علم و عمل اور رائے میں افضل شخص کو اپنا امیر بنا کر اس کی اطاعت کریں.

ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تین شخص سفر کے لیے نکلیں تو انہیں اپنے میں سے ایک شخص کو امیر بنا لینا چاہیے.

یہ حدیث حسن ہے ، اسے ابو داود رحمہ اللہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

14–رات کے آخری حصہ میں سفر کرنا مستحب ہے ، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم رات کے آخری حصہ میں سفر کرو کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے"

اسے ابو داود نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے ، اور حاکم نے روایت کرنے کے بعد کہا ہے : یہ صحیح اور بخاری و مسلم کی شرط پر ہے.

اور ایک روایت میں ہے :

"مسافر کے لیے رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے"

الدلجۃ رات کے آخری حصہ میں چلنے کو کہتے ہیں.

اور ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ : ساری رات کا چلنا.

15–اسے چاہیے کہ وہ نرمی اور حسن اخلاق کا مظاہرہ کرے ، اور راستے میں لوگوں سے جھگڑنے اور ازدھام کرنے سے اجتناب کرے ، اور اپنی زبان کو سب و شتم اور غیبت و چغلی جیسی بیماری اور جانوروں کو لعنت کرنے اور قبیح الفاظ سے اجتناب کرے .

16–مسافر کے لیے مستحب ہے کہ جب وہ کسی اونچی زمین پر چڑھے تو اللہ اکبر کہے اور جب ڈھلوان سے نیچے اترے تو سبحان اللہ کہے .

17–مسافر جب کسی آبادی کے قریب پہنچے اور وہاں داخل ہونا چاہے تو اس کے لیے مندرجہ ذیل دعاء پڑھنی سنت ہے :

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا , وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا"

اے اللہ میں اس بستی اور اس بستی والوں اور اس میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں ، اور اس کے اور اس کے رہنے والوں اور اس میں جو کچھ ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں.

18–مسافر کے لیے مستحب ہے کہ وہ اکثر اوقات دعاء میں بسر کرے کیونکہ سفر میں دعاء قبول ہوتی ہے .

19–مسافر کو طہارت و پاکیزگی اور صفائی کا خیال رکھنا اور اوقات مقررہ میں نماز کی پابندی کرنی چاہیے ، اور پھر اللہ تعالی نے تو مسافر کے آسانی کرتے ہوئے اسے پانی نہ ملنے کی حالت میں تیمیم کرنے اور نمازیں جمع کرنے اور قصر کرکے ادا کرنا جائز کیا ہے .

20–جب کسی جگہ مسافر پڑاؤ کرے تو سنت یہ ہے کہ وہ مندرجہ ذیل دعاء پڑھے :

خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کے لیے اترے اور پھر وہ مندرجہ ذیل دعاء پڑھے تو اسے وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں دے گی :

"أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"

میں اللہ تعالی کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی.

اسے مسلم نے روایت کیا ہے.

21–سفر میں جو بھی اس کے رفیق سفر ہیں ان کے لیے اکٹھے پڑاؤ کرنا مستحب ہے ، اور بغیر کسی ضرورت کے ان کا علیحدہ علیحدہ پڑاؤ کرنا مکروہ ہے ، اس کی دلیل ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ تعالی عنہ کی مندرجہ ذیل حدیث ہے :

وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب کہیں پڑاؤ کرتے تو گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جاتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تمہارا ان وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جانا یقینا یہ شیطان کی جانب سے ہے ، تو اس کے بعد جب وہ کسی جگہ پڑاؤ کرتے تو وہ سب آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جاتے .

اسے ابوداود رحمہ اللہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

22– مسافر کے لیے سنت ہے کہ جب وہ اپنی ضرورت اور اپنا کام پورا کرلے تو وہ اہل و عیال کے پاس واپس جانے میں جلدی کرے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، جو تمہیں کھانے پینے سے منع کردیتا ہے لہذا جب تم میں سے کوئی ایک سفر سے اپنی ضرورت اور کام مکمل کرلے تو وہ اپنے اہل و عیال کی جانب (جانے میں) جلدی کرے"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے، نھمتہ کا معنی اس کا مقصد ہے.

23– سفر سے واپسی میں سنت یہ ہے کہ مندرجہ ذیل پڑھے :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس پلٹتے تو ہر اونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے تین بار اللہ اکبر کہتے اور پھر وہ یہ دعاء پڑھتے :

"لاإلہَ إلا اللّہ، وَحدہُ لاشریکَ لہُ, لہُ الْمُلکُ وَلہُ الْحَمْدُ, وَہُوَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ, آیبُونَ تَائبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّہُ وَعدَہُ, وَنَصرَ عَبدَہُ وَہزَمَ الأَحزَابَ وَحدَہُ"

اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی اور حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ تعالی نے اپنا وعدہ سچ کردکھایا، اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی سب لشکروں کو شکست سے دوچار کردیا"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اور انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس آئے اور جب مدینہ کے پیچھے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

", آیبُونَ تَائبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ"

ہم واپس لوٹنے والے توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں.

وہ یہ دعاء پڑھتے رہے حتی کہ ہم مدینہ پہنچ گئے.

اسے مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے.

24– جب اپنے گھر پہنچے تو سنت طریقہ یہ ہے کہ گھر جانے سے قبل اپنے قریب ترین مسجد میں جاکر آنے کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کرے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد سے ابتدا کرتے اور مسجد میں دو رکعت ادا کر کے وہاں بیٹھ جاتے"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

25–مسافر کے آنے کی وجہ سے کھانا تیار کرنا مستحب ہے، اور اس کا اطلاق آنے والے مسافر کا خود کھانا تیار کرنا، یا اس کے لیے کسی دوسرے کا کھانا تیار کرنے پر ہوتا ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے مدینہ تشریف لائے تو اونٹ یا گائے ذبح کی"

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

26–عورت کے لیے بغیر کسی ضرورت بغیر محرم کے سفر کرنا حرام ہے چاہے سفر قریب کا ہو یا دور کا، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک دن اور رات کا سفر بغیر محرم کے کرے"

صحیح بخاری اور صحیح مسلم.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کی کلام کچھ تصرف کے ساتھ ختم ہوئی

دیکھیں: المجموع للنووی (4/264–287).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"حج کے سفر کے آداب دو قسموں میں منقسم ہوتے ہیں:

واجب کردہ آداب اور مستحب آداب:

واجب کردہ آداب:

یہ کہ انسان حج کے واجبات اور ارکان کی ادائیگی کرے، اور خاص کر احرام کی ممنوعہ اشیاء اور عام ممنوع کردہ امور سے اجتناب کرے، جو کہ احرام یا بغیر احرام کے ممنوع ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{حج کے مہینے معلوم ہیں، جو کوئی بھی ان میں حج فرض کر لے نہ تو وہ بیوی سے ہم بستری کرے اور نہ ہی بے ہودہ گوئی اور فسق و فجور اور دوران حج لڑائی جھگڑا کرے}.البقرة (197).

اور سفر حج میں مستحب آداب یہ ہے :

انسان ہر وہ کام کرے جس کا اس کے لیے کرنا ضروری ہے ، مثلا مال اور جان اور مرتبہ میں سخاوت کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کی خدمت بجا لائے اور ان کے ساتھ برے سلوک سے اجتناب کرے ، اور ان کی تکلیف پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے ، اور ان کے ساتھ احسان کرتا رہے ، چاہے یہ احرام کے بعد ہو یا احرام پہننے سے قبل ، کیونکہ یہ بلند مرتبہ اور فاضل قسم کے آداب ہیں جو ہر مومن مرد و عورت سے ہر وقت اور ہر جگہ مطلوب ہیں .

اور اسی طرح عبادت کرتے وقت بھی مستحب آداب ہیں ، مثلا انسان کو حج مکمل طریقہ سے کرنا چاہیے ، اس لیے اسے قولی اور فعلی آداب مکمل کرنے کی حرص رکھنی چاہیے" انتہی

دیکھیں : فتاوی ابن عثیمین (16/21).

واللہ اعلم .